بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون

وفاقی شرعی عدالت ۔ اسلام آباد

اپیلیٹ اختیار

روبروئے ۔

جناب جسٹس بی ، جی ، این ، قاضی صاحب ، جج

جناب جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب ، جج

فوجداری اپیل نمبر 6 10 / آئی آف 1982 ء

علی حسین اور مسماۃ خورشید بیگم ---------- اپیل کنندگان

بنام

سرکار ---------------------- مسئول الیہ عنہ

وکیل برائے اپیل کنندہ --------------- حافظ ایس ، اے رحمان ، ایڈووکیٹ

وکیل برائے سرکار -------------- محمد اسلم انس ایڈووکیٹ

تاریخ سماعت ---- 84-8-16 / 84-8-30 / 84-9-02

تاریخ فیصلہ ------------------- 1984-9-02

فیصلہ ۔

مفتی سید شجاعت علی قادری جج :۔

یہ اپیل ہمارے روبرو اپیل کنندگان نے جناب ملک عبدالمجید ٹوانہ سیشن جج اٹک کے فیصلہ مورخہ 1/7/82 کے خلاف پیش کی ہے ، اس فیصلہ میں فاضل جج نے اپیل کنندہ نمبر 1 کو دفعہ 16 جرم زنا (نفاذ حدود آرڈیننس مجریہ 1979ء کے تحت مجرم گردانتے ہوئے 5 سال قید سخت، ایک ہزار روپیہ جرمانہ

بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک سال قید مزید اور پندرہ کوڑوں کی سزا دی، اور اور زیر دفعہ (2)10 جرم زنا (نفاذ حدود آرڈیننس) مجریہ 1979ء پانچ سال قید سخت، ایکہزار نیچکی روپیہ جرمانہ، بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک سال مزید قید سخت، اور تیس کوڑوں کی سزا دی، ملزم نمبر 2 مسماۃ خورشید بیگم کو زیر دفعہ (2)10 جرم زنا (نفاذ حدود آرڈیننس) مجریہ 1979ء پانچ سال قید سخت ایک ہزار روپیہ جرمانہ، بصورت عدم ادائیگی جرمانہ، مزید ایک سال قید سخت اور تیس کوڑوں کی سزا دی۔

2۔ استغاثہ کی کہانی مختصراً یوں ہے، کہ مسماۃ خورشید بیگم ملزمہ، شکایت کنندہ حسن دین کی قانونی منکوحہ بیوی ہے، وہ تقریباً 22/24 سال تک ازدواجی زندگی بسر کرچکے ہیں جسکے نتیجہ میں ان دونوں کے 4 بچے بھی ہیں، شاہ علی ملزم نے مسماۃ خورشید ملزمہ کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرلئے تھے، اسی اثنا میں حسن دین کسب معاش کیلئے اپنے اہل وعیال کو لیکر کراچی چلا گیا، ابھی اسکو کراچی آئے ہوئے کوئی دو ماہ ہی ہوئے پائے تھے کہ ایک دن اسکی بیوی اپنی چھوٹی بچی کو ساتھ لیکر گھر سے غائب ہوگئی، جب حسن دین گھر واپس لوٹا تو اسنے اپنی بڑی لڑکی سے دریافت کیا کہ اسکی ماں کہاں گئی ہے، اسنے جواب دیا کہ پڑوس میں کپڑے سینے گئی ہے، وہ پڑوس میں اسکو تلاش کرنے گیا، مگر اسکو نہ پایا، اسنے پولیس میں رپورٹ درج کرائی، مگر مسماۃ خورشید پر کوئی الزام نہیں رکھا، تقریباً تین ہفتے بعد اسنے اپنی بڑی لڑکی کو سلطان پور اسکی سوتیلی دادی کے پاس رہنے کیلئے بھیج دیا، چند روز بعد اسکو اسکی ساس کی جانب سے ایک خط ملا کہ اسکی بیوی کو شاہ علی حسین لے گیا ہے اور وہ گاؤں میں ایک ساتھ رہ رہے ہیں، چنانچہ وہ گاؤں واپس آیا، یہاں پہنچنے پر اسکو زمرد، شیر احمد، اور نور الٰہی نیز اسکی بڑی لڑکی نے بتلایا کہ دونوں ملزم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں، اور یہ بھی بتایا کہ جب شاہ علی حسین مسماۃ خورشید بیگم ملزمہ کو لیکر آیا تو اسکی

بیوی نے اس سے احتجاج کیا ، ملزم نے کہا کہ خورشید نے اپنے شوہر سے طلاق لے لی ہے ، یہ واقعات سنکر حسن دین پولیس اسٹیشن رپورٹ کرانے گیا ، مگر کسی نے رپورٹ درج نہ کی ، بعد میں اسنے مذکورہ شکایت درج کرائی -

3 - ملزم شاہ علی حسین پر مسماۃ خورشید بیگم کو ورغلا کرلیجانے اور زنا کرنے کا الزام لگایا گیا ، جبکہ مسماۃ خورشید بیگم پر زنا کا الزام رکھا گیا ہے ، دونوں ملزموں نے ارتکاب جرم سے انکار کیا ، شکایت کنندہ نے اپنے علاوہ 6 گواہ پیش کئے -

4 - شیر احمد (گ - س - 2) نے بتلایا کہ وہ دونوں ملزموں کو جانتا ہے اور وہ اسی کے گاوں کے باشندے ہیں ، تقریباً دو سال قبل حسن دین اپنی بیوی اور بچوں کو لیکر کسب معاش کیلئے کراچی چلا گیا تھا ، چند دن بعد اہن نے ملزمہ مسماۃ خورشید بیگم کو ملزم علی حسین کے ساتھ ایک گھر میں رہتے دیکھا ، وہ پندرہ بیس دن تک سلطان پور میں رہے ، اس اثنا میں شکایت کنندہ کی بیٹی کراچی سے آگئی وہ علی حسین کے گھر اپنی ماں سے ملنے گئی ، اسنے اپنی ماں سے پوچھا کہ تم نے گھر کیوں چھوڑ دیا ، اسنے جواب دیا کہ میں نے اپنے شوہر سے طلاق لے لی ہے ، شیر احمد نے مزید بتایا کہ وہ علی حسین کا قریبی پڑوسی ہونیکی وجہ سے تمام حقائق کا علم رکھتا ہے ، جب چند روز بعد شکایت کنندہ کراچی سے واپس سلطان پور پہنچا تو دونوں ملزم کسی نامعلوم مقام کی طرف بھاگ گئے ، شکایت کنندہ نے اس سے ملاقات کی تو اس نے یہ تمام واقعات شکایت کنندہ کو بتائے ، علی حسین کی بیوی اسکی سوتیلی بھتیجی ہے ، علی حسین کی بیوی کا نام بھی خورشید بیگم ہے -

5 - مسرت جو حسن دین کی بیٹی ہے (گ - س - 3) کا بیان ہے کہ ہمارے کراچی قیام کے تقریباً بیس دن بعد ، میری ماں نے مجھے کہا کہ میں پڑوس میں کپڑے سینے جارہی ہوں ، جاتے ہوئے وہ اپنی چھوٹی بیٹی کو بھی ساتھ لیتی گئی جب

میرا باپ اور بڑا بھائی واپس آئے تو میرے باپ نے ماں کے بارے میں دریافت کیا ، میں نے اسکو بتایا کہ وہ کپڑے سینے پڑوس میں گئی ہے ، ہم پڑوس میں گئے مگر وہ وہاں نہ ملی ، میرا باپ میری ماں کو 5/6 دن تلاش کرتا رہا مگر وہ نہ ملی اسنے پولیس میں رپورٹ درج کرادی ، اسنے مزید بتایا کہ میرے والد کے کراچی آنیکا اصل سبب یہ ہوا کہ وہ میری ماں پر یہ شک کرتا تھا کہ ملزم علی حسین سے اسکے ناجائز تعلقات ہیں -

6- دوسرے چار گواہوں کا تعلق پولیس سے ہے ، ایس،آئی محمد اختر کا بیان ہے کہ وہ حسن ابدال میں ایڈیشنل ایس ایچ او ، متعین تھا ، اسکو ملزمان کے وارنٹ گرفتاری سپرد کئے گئے تھے جو 11/12/80 کو سیشن جج اٹک کی عدالت سے جاری ہوئے تھے ، مگر اسکو مہربان حسین کے تبادلہ کیوجہ سے 2/1/81 کو دیئے گئے تھے ، لیکن ملزمان کے روپوش ہونیکی وجہ سے وہ وارنٹ کی تعمیل نہ کراسکا ، پھر اسی عدالت نے زیر دفعہ 87 سی آر پی سی، مذکور ملزمان کو اشتہاری ملزم قرار دیا تھا ، اسنے ایک اشتہار ملزم کے گھر پر اور دوسرا گاوں میں ایک ممتاز جگہ پر چسپاں کردیا تھا ، ایس آئی مہربان حسین کا بھی یہی بیان ہے کہ جب اسکو وارنٹ ملے تو اسنے تعمیل کرانیکی کوشش کی مگر ملزمان کے روپوش ہونیکی وجہ سے وہ تعمیل نہ کراسکا ایس آئی ، شبیر حسین کا بیان ہے کہ اسے ملزمان کی گرفتاری کے وارنٹ سیشن جج اٹک کی عدالت سے ملتے رہے تھے ، اور وہ انکو متعلقہ افسران کو بھیجتا رہا تھا ، بشمول ایس آئی ، مہربان حسین و اختر حسین ، اسکو علی حسین ملزم کے گھر کی قرقی کا وارنٹ بھی ملا تھا ، جو 21/2/81 کو زیر دفعہ 88 سی آر پی سی ، سیشن جج اٹک کی عدالت سے جاری ہوا تھا ، چنانچہ اسنے ملزم علی حسین کا مکان معہ سامان قرق کرلیا تھا -

7- ایس آئی جاوید مرزا (گ- س- 7) کا بیان ہے کہ 10/4/82 کو ساڑھے 9 بجے شام اسنے دونوں ملزموں کو ڈھوک مسکین کے پاس زیر دفعہ 109

سی آرپی سی گرفتار کیا ، اور شکایت متعلقہ کورٹ روانہ کی، گرفتاری کے بعد دونوں ملزمان نے بتایا کہ وہ اشتہاری مجرم تھے ، اسنے وکیل دفاع کی اس بات کو غلط قرار دیا کہ ملزم علی حسین اپنے بھائی مقبول کے ہمراہ ازخود عدالت میں پیش ہوا -

8- شاہ علی حسین ملزم نے مکمل طورپر ارتکاب جرم سے انکار کیا ، اسکا بیان زیر دفعہ 342 سی آرپی سی لیا گیا ، اسمیں اسنے کہا ہے کہ میں عام طور کسب معاش کیلئے گاوں سے باہر جاتا رہتا ہوں ، کیونکہ میری زمین کی آمدنی میری ضروریات کیلئے پوری نہیں ہوتی ہے ، میری غیر موجودگی میں میری جائیداد قرق کرلی گئی ، مجھکو جونہی اسکا علم ہوا میں عدالت میں پیش ہوگیا ، اسنے اپنی گرفتاری کے بارے میں بتایا کہ وہ اپنے بھائی کے ہمراہ عدالت میں آرہا تھا کہ گرفتار کرلیا گیا ، اسنے اس بات کا قطعاً انکار کیا کہ مسماۃ خورشید کو اسکے ساتھ ہی گرفتار کیا گیا تھا ، اسنے بتایا کہ گواہان سے اسکے تعلقات خراب ہیں اسلئے انہوں نے اسکو غلط مقدمہ میں پھنسادیا ہے - یہ اختلاف بی ڈی الیکشن کے باعث ہوا تھا ، اسنے دفاع میں اپنے نسبتی بھائی منظور شاہ (گ - د - 1) اوراپنے بھائی شاہ مقبول (گ-د 2) کو پیش کیا -

9- مسماۃ خورشید بیگم ملزمہ کا بیان ہے کہ اسنے اپنے شوہر کا گھر اسلئے چھوڑا تھا کہ وہ اسکو مجبور کررہا تھا کہ وہ اپنی زمین اسکے پاس رہن رکھدے اسنے اس امر کا انکار کیا کہ وہ شاہ علی حسین ملزم کے گھر میں رہ رہی تھی ، اسنے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میری گرفتاری کے وارنٹ نکلے تھے ، وہ اپنے شوہر کے گھر سے نکلنے کے بعد ایک بزرگ بری امام کے مزار پر رہتی تھی اور مختلف لوگوں کے گھروں میں کام کرکے روزی کماتی تھی ، اسنے اس بات کا انکار کیا کہ اسکو ایس ایچ او ، نے زیر دفعہ 109 سی ارپی سی گرفتار کیا ، اسنے کہا کہ شاہ مقبول میرے پاس مزار پر آیا اور مجھسے درخواست کی کہ میں عدالت کے روبرو حاضر ہوجاؤں

55

کیونکہ انکی زمین قرق کرلی گئی ہے ، اسلئے وہ شاہ مقبول کے ہمراہ ازخود عدالت میں پیش ہونے کو آرہی تھی کہ گرفتار کرلی گئی ، اسنے یہ بات زور دیکر بتائی کہ اسئے تو یہ معلوم ہے کہ علی حسین کو کہاں گرفتار کیا گیا اور نہ یہ کہ کب گرفتار کیا گیا جب اس سے پوچھا گیا کہ یہ کیس اسکے خلاف کیوں ہے ؟ تو اسنے بتایا کہ شیر احمد (گ - س - 2) نے اسکی گائے چرالی تھی اور اسکی ماں نے اس واقعہ کی رپورٹ پولیس میں درج کرائی تھی ، اس واقعہ کے بعد سے ہماری دشمنی ہوگئی ، اور اسکی بیٹی نے اپنے باپ کے زیر اثر گواہی دی ہے ، اسنے بتایا کہ وہ اپنی بیس سالہ ازدواجی زندگی سخت تنگدستی میں گزارتی رہی ہے وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ لوگوں کے گھروں میں کام کرکے بھرتی رہی ہے ، اور اسکا شوہر 5 مرتبہ گھر چھوڑ کر جا چکا ہے -

10 - جہاں تک مسماۃ خورشید پر زنا کے الزام کا تعلق ہے ، تو اسکے شوہر نے نہ تو اسکو ملزم کے ساتھ زنا کرتے دیکھا ہے اور نہ ہی مشتبہ حالت میں دیکھا ہے اور جو گواہ ہیں انمیں سے کسی نے بھی مسماۃ خورشید کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی میڈیکل رپورٹ ریکارڈ پر موجود ہے جس سے اسکے ساتھ زنا کا ہونا معلوم ہوتا ہو، لہذا یہ الزام تو قطعاً غلط ہے -

11 - جہاں تک اغوا کا تعلق ہے تو اسپر بھی کوئی واضح شہادت موجود نہیں مسماۃ خورشید کے شوہر نے جب اسکے غائب ہونیکی رپورٹ کراچی میں درج کرائی تو اسمیں اسنے اسکے اغوا ہوجانیکا شبہ تک ظاہر نہ کیا یہ سب کچھ گاؤں میں آکر ہوا کسی نے مسماۃ خورشید کو اغوا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے مسماۃ خورشید کو ملزم کے پاس مقید دیکھا ، نہ ہی مسماۃ خورشید ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئی ، پھر دفعہ 11 جرم زنا (نفاذ حدود آرڈیننس) مجریہ 1979ء کے تقاضوں کو پورا کرنیکے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ایک شخص کسی عورت کو اس ارادہ سے لے جائے کہ اسکے ساتھ زنا کیا جائیگا یا اسکے ساتھ نکاح کیا جائیگا مگر یہ ارادہ کیسے

56

ثابت ہوسکتا ہے تاوقتکہ اسکے ساتھ زنا یا نکاح نہ کرلیا گیا ہو، اور اس کیس میں نہ تو زنا ثابت ہے اور نہ ہی نکاح ثابت ہے لہذا ملزم علی حسین پر دفعہ 11 (نفاذ حدود آرڈیننس) مجریہ 1979ء بھی لاگو نہیں ہوتی ہے۔

12۔ ان حالات میں ہم نے ملزمان کو اپنے روبرو طلب کیا اور پہلے مسماۃ خورشید کے شوہر سے دریافت کیا کہ آیا وہ اب بھی اپنی بیوی خورشید پر زنا کا الزام رکھتا ہے؟ اسنے زنا کے الزام کا ہمارے روبرو اعادہ کیا، پھر ہم نے عورت سے دریافت کیا تو اسنے الزام سے انکار اور " لعان " کا مطالبہ کیا، ہم نے قران کریم کی سورہ نور کے مطابق اور قانون قذف (نفاذ حدود آرڈیننس) مجریہ 1979ء کی دفعہ (1) 14 کے مطابق دونوں میں لعان کرادیا، پھر دونوں کے نکاح کی تنسیخ کردی جیسا کہ قانون قذف کی دفعہ (2) 14 میں مذکور ہے۔

13۔ لعان کے بعد ہم نے غور کیا کہ مذکورہ ملزمان پر کوئی اور لائق تعزیر جرم تو ثابت نہیں، مگر ہمیں کوئی ایسا جرم ریکارڈ پر نظر نہیں آیا جسکی تعزیری سزا انہیں دی جائے، یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے، کہ فاضل سیشن جج نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کی ہے۔

" لایخلونّ رجلٌ بامراۃ الاکان ثالثھما الشیطان " (ترمذی)

ترجمہ۔ کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے تو انمیں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے، مگر میں جو کچھ اس حدیث سے سمجھ سکا ہوں، یہ حکم عام نہیں ہے بلکہ خلوۃ کی کئی قسمیں ہیں الجزیری نے خلوت کی تین اقسام بتائی ہیں۔

1۔ خلوۃ الابتداء۔ یعنی کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ بند کمرے میں تنہا ہونا۔

2۔ خلوۃ زیارۃ۔ کسی مرد اور عورت کے درمیان ایسے تعلقات کا ہونا کہ دونوں ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہوں۔

57

3 - خلوۃ صحیحہ - مرد وعورت کا ایسی جگہ اکٹھے ہونا جہاں جنسی فعل کیلئے کوئی شرعی مادی یا طبعی مانع موجود نہ ہو - (کتاب الفقہ علی اربعہ مذاہب ، ج ، 4، ص ، 109)

اگر سزا دی جاسکتی ہے تو صرف اسی صورت میں دی جاسکتی ہے جبکہ مرد و عورت اسطرح جمع ہوں کہ بدکاری کا قوی امکان ہو یا کسی نے انکو غیر شرعی حرکات کرتے ہوئے دیکھا ہو ، محض کسی عورت کا کسی کے گھر آنا جانا یا کسی کے گھر میں موجود ہونا اس امر کیلئے کافی نہیں کہ دونوں کو سزا کے لائق گردانا جائے ، کیونکہ ہماری اسلامی سوسائٹی میں یہ بات عام ہے کہ مختلف مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے گھر آتے جاتے ہیں ، اور کبھی ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ مرد وعورت تنہا ہوتے ہیں ، اگرچہ ایک کمرہ میں بند نہیں ہوتے ہیں مگر ایک مکان میں ہونیکا اتفاق ہوجاتا ہے ، گھروں میں کام کرنے والی عورتیں کبھی ایسے وقت کام کرنے آجاتی ہیں جب کہ گھر میں صرف مرد موجود ہوتا ہے ، تو اس قسم کے حالات میں سزا کا حکم دینا درست نہ ہوگا ، یہ صحیح ہے کہ مرد کو چاہئے کہ وہ نامحرم عورتوں کے ساتھ میل جول سے اجتناب کرے اور عورتوں کو بھی ایسا ہی چاہئے ، خاص طور پر ایسے مواقع سے بچنا چاہئے ، جہاں شبہات پیدا ہوتے ہوں ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے " اتقوا الشبہات " تم شبہ کے مواقع سے بچو -

14 - اس بحث کی روشنی میں ہم ملزم علی حسین کو دفعہ 16 اور دفعہ (2) 10 جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ 1979ء اور مسماۃ خورشید کو اسی آرڈیننس کی دفعہ (2) 10 سے بری کرتے ہیں ، نیز دونوں ملزموں کو مذکورہ دفعات کے تحت ملنے والی سزائیں ختم کرتے ہیں ، ملزمان جیل میں دونوں اگر کسی اور مقدمہ میں ماخوذ نہ ہوں تو انکو فوری رہا کیا جائے -

اسلام آباد -

2/ستمبر 1984ء

جج - 6

جج - 2

"ایم ایس زبیری"

184